عنوان	نظر سے دور سہی دل کے پاس رہتا ہے
لکھاری	سمانہ زیدی
پلیٹ فارم	ناول ہی ناول "اور" آن لائن ویب چینل
پبلیشر	ناول ہی ناول "اور" آن لائن ویب چینل
ویب سائیٹ	NovelHiNovel.Com & OnlineWebChannel.Com
واٹس ایپ	+923155734959
جی میل	NovelHiNovel@Gmail.Com OnlineWebChannel @Gmail.Com

انتباہ !

یہ ناول "ناول ہی ناول" اور "آن لائن ویب چینل "کی ویب سائٹ نے لکھاری کی فرمائش پر آپ سب کے لیے پیش کیا ہے۔

اس ناول کا سارا کریڈٹ رائٹر کو جاتا ہے۔اس ناول میں غلطیاں بھی ممکن ہیں کیونکہ انسان خطا کا پتلا ہے تو اس ناول کی غلطیوں کی زمہ دار ویب نہیں ہو گی صرف اور صرف رائٹر ہی ہو گا ویب نے صرف اسے بہتر انداز سے سنوار کر آپ سب کے سامنے پیش کیا ہے۔اس ناول کو پڑھیے اور اس پر تبصرہ کر کے رائٹر کی حوصلہ افزائی کیجیے۔

اپنے ناولوں کا پی ڈی ایف بنوانے کے لیے واٹس ایپ پر رابطہ کریں

+923155734959

اس ناول کے تمام رائٹس "ناول ہی ناول"،" آن لائن ویب چینل "اور لکھاری کے پاس محفوظ ہیں۔لکھاری یا ادارے کی اجازت کے بغیر ناول کا پی کرنا یا کسی حصہ کو شائع کرنا قانوناً جُرم ہے،

Novel Hi Novel & Online Web Channel

السلامُ علیکم !

ناول ہی ناول" اور "آن لائن ویب چینل آپ کے لیے لایا ایک سنہری موقع

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنے قلم کی آواز کو لوگوں تک پہچانا چاہتے ہیں، تو اپنی لکھی گئی کوئی بھی تحریر (حمد، نعت، ناول، افسانہ، آرٹیکل، ریسیپی، نظم، غزل، اقوال) یا جو بھی آپ کے ذہن میں ہو اور آپ لکھنا چاہتے ہیں، ہم تک پہچائیں۔ ناول ہی ناول" اور "آن لائن ویب چینل بنے گا وہ سیڑھی جو آپ کو آپ کی پسندیدہ ویب سائیٹ تک پہنچانے کا ذریعہ بنے گا۔ اگر آپ اپنی تحریریں ناول ہی ناول" اور "آن لائن ویب چینل کی ویب سائیٹ میں دینا چاہتے ہیں تو رابطہ کریں۔ ناول ہی ناول" اور "آن لائن ویب چینل آپ کو آپ کے عین مطابق پلیٹ فارم مہیا کر رہا ہے تو جلدی سے قلم اٹھائیں اور لکھ ڈالیں جو آپ کے ذہن میں مرکوز ہے۔ شکریہ !

اپنی تحریریں ہمیں اس پتہ پر ارسال کریں۔

NovelHiNovel.Com & OnlineWebChannel.Com

NovelHiNovel & OWC Official

NovelHiNovel@Gmail.Com

OnlineWebChannel @Gmail.Com

03155734959

نظر سے دور سہی دل کے پاس رہتا ہے

سمانہ زیدی کے قلم سے

این ایچ این اور او ڈبلیو سی پبلیشرز

حالات مواقف نہیں تو کیا ہوا میرا رب تو سب جانتا ہے وہ کرے گا میرے لیے آسانیاں پیدا۔ مصلے پر بیٹھی وہ اپنے رب سے ہم کلام تھی۔اس کے چہرے پر بلا کا سکون تھا۔اس نے دعا ختم کر کر منہ پر ہاتھ پھیرے۔ تم روزانہ اتنی دعائیں مانگتی ہو ایسا کیا چاہیے جو روزانہ مانگے پر ہی ملے گا ماہا اسے ابھی تک جائے نماز پر بیٹھا دیکھ کر بولی وہ جب نماز کے بعد واک پر جا رہی تھی منال جب بھی ایسے ہی بیٹھی تھی۔ماہا کی بات پر وہ مسکرائی اور مصلے کو تہہ لگایا۔ مگر وہ اب بھی خاموش تھی۔ماہا نے اس کے کندھے پر ہاتھ رکھا منال اگر کوئی پریشانی ہے تو بتاؤنہ یا مسائل بتانے سے ہی حل ہوتے ہیں۔ تمھاری خاموشی مجھ سے برداشت نہیں ہوتی۔ بولا کو ہنسا کرو ہم سب ہیں تو تمھارے میں بابا، ماما، حسن سب تم سے بہت پیار کرتے ہیں مگر تم مجھے ہم سب سے بہت دور محسوس ہوتی ہو

منال نے ماہا کے ہاتھ تھامے ایسا نہیں ہے ماہا میں ٹھیک ہوں کچھ تو وقت لگے گا نا یہاں دل لگانے میں تم پریشان نہیں ہو میں کوشش کرتی ہوں مگر اپنا گھر ماما سب بہت یاد آتے ہیں اور پھر بابا کو تو ہونا چاہیے تھا نہ میرے پاس وہ بھی چلے گئے جانا تھا تو مجھے ساتھ لے جاتے ۔اس نے ماہا سے منہ پھیرا منال کیا تم خوش نہیں ہو ہمارے ساتھ یار تایا ابا کی مجبوری تھی

وہ خود تمھیں چھوڑ کر نہیں جانا چاہتے تھے۔ مگر چلے تو گئے نہ منال نے دل میں سوچا مگر بولی کچھ نہیں۔ ویسے آج کیا باتوں سے ناشتہ کرنا ہے تم تو بھر لو گی باتوں سے پیٹ مگر میرا تو کچھ بھی نہیں بنے گا اس نے منال کے نازک سراپے نظر ڈالی اور ہنستے ہوئے بولی وہ خود بھی کوئی موٹی نہیں تھی مگر کھانے کی شوقین ضرور تھی یہ منال کو پچھلے ایک ماہ میں اندازہ ہو گیا تھا۔ عمر میں بھی وہ منال سے چھوٹی ہی تھی مگر پھر بھی منال سے اس کی اچھی دوستی ہو گئی تھی۔

منال اور ماہا سیڑھیوں سے نچلے حصے میں آئے اوپری حصے میں سب بچوں کے کمرے تھے اوپر سب سے پہلا کمرہ ماہا کا تھا باقی کمروں میں کون کون رہتا تھا منال نے جاننے کی کوشش نہیں کی تھی وہ اپنے غم میں اتنی گم تھی کہ گھر میں کتنے افراد تھے کون کب آتا جاتا تھا اسے کچھ معلوم نہیں تھا۔ وہ بھی تو گاؤں سے کم ہی شہر آتی تھی اب تو اسے یاد بھی نہیں تھا کہ کب وہ چاچو کے گھ آئی تھی۔

دادو کے اکیلے ہونے کے خیال سے ماما کب کہیں جاتی تھیں اور وہ ماما بغیر کہیں بھی جانے کے لیے تیار نہیں ہوتی تھی۔ ماما بابا تو اکثر موقعوں پر کہتے تھے مگر اس کا دل نہیں کرتا تھا پھر بابا کے آسٹریلیا جانے کے بعد تو شہر آئی ہی نہیں۔ اس کے بابا انجینئر تھے وہ اس کو بھی

کیسی اعلی مقام پر دیکھنا چاہتے تھے وہ چاہتے تھے کہ وہ بھی چاچو کے بچوں کی طرح شہر سے تعلیم حاصل کرے مگر ہر کلاس میں ٹاپ کرنے پر وہ بابا کے گلے میں باہیں ڈال کر کہتی بابا اگلے سال شہر بھیج دیجئے گا یا پھر بابا یہاں بھی تو اچھا پڑھ سکتی ہوں میں ماما کے بغیر کہیں نہیں جاؤں گی۔ وہ ایک خفا نظر ماں پر ڈالتی جو ہمیشہ ان باپ بیٹی کے درمیان خاموش رہتیں اور منال کے مطابق صرف وہ ماما سے محبت کرتی تھی ماما کیوں کے وہ کبھی بابا سے نہیں کہتی تھیں کے منال شہر نہیں جائے گی یا وہ منال کے بغیر کیسے رہیں گی آپ رہ سکتی تھیں ماما اس نے آنسوؤں کو اندر اتار کر ماہا کے ساتھ ڈائینگ روم میں داخل ہوئی۔

اسلام علیکم ! ماہا کے ساتھ اس نے بھی سلام کیا اور خاموشی سے ماہا کے ساتھ والی کوسی پر بیٹھ گی اُس نے سرسری سی نظر بھی کسی فرد پر نہیں ڈالی تھی۔ منال کیا لو گی ماہا نے آملیٹ لیتے ہوئے کہا۔ منال بیٹا آپ کا رزلٹ کب آئے گا بھائی سے بات ہوئی تھی کہ رہے تھے کے منال MDCAt کی تیاری کرلے آپ کیا کرنا چاہتی ہو۔ چاچو میرا رزلٹ تو ابھی لیٹ ہے مگر میں آگے پڑھنا نہیں چاہتی اس نے سر جھکائے ہوئے کہا۔ رحمان صاحب نے حیران ہو کر اپنی 18 سال کی بھتیجی کو دیکھا جس نے میٹرک میں بورڈ ٹاپ کیا تھا اور

FSc میں بھی یہی امید تھی مگر وہ آگے پڑھنا نہیں چاہتی تھی۔انہیں وہ اس وقت خود سے بھی خفا لگی۔

منال آپ ٹھیک تو ہو بیٹا بھابھی کا جانا اللہ کی رضا ہے مگر زندہ رہنے کے لیے ہمیں سب کرنا پڑتا ہے۔.جی چاچو ابھی میں نے سوچا نہیں کے آگے کیا کرنا ہے۔وہ آہستہ سے بولی۔مگر بیٹا رزلٹ آنے سے پہلے ہی ایڈمیشن ٹیسٹ ہو جائیں گے۔آپ سوچ لیں اور اپنے بابا سے بھی بات کر لیں۔.جی چاچو۔مگر اس نے سوچ لیا تھا وہ بابا کو بھی یہی جاب دے گی۔

سبحان درانی کے دو بیٹے اور ایک بیٹی تھی اللہ کے کرم سے ان کے گھر کے حالات بہت اچھے تھے اور ان کی اولاد بھی فرمانبردار اور ذہین تھی۔بیگم مریم کے انتقال کے بعد انہوں نے جوان ہوتی اولاد کا سوچ کر شادی نہیں کی تھی بلاشبہ وہ ایک اچھے باپ تھے۔ان کی بیٹی فاطمہ جو کے شادی کے بعد آسٹریلیا می مقیم تھی اس کے دو بیٹے تھے اسد اور خضر دونوں شادی شدہ تھے۔بڑا بیٹا احسان درانی سول انجینئر مگر باپ کی محبت میں انجینئرنگ مکمل کر کے اپنے بزنس کے ساتھ زمینداری بھی دیکھتے تھے۔انہوں نے اس کی شادی اپنے گاؤں میں ہی اپنی بھتیجی آسیہ سے کر دی تھیں۔آسیہ نے گاؤں سے ہی ایف اے کیا تھا وہ ایک سنجھ دار خاتون تھیں انہیں اللہ نے شادی کے 5 سال بعد ایک ہی بیٹی دی تھی اور وہ

دونوں اللہ کی رضا میں راضی تھے۔ منال ان کی زندگی کی روشنی تھی۔ان کے گھر کی رونق تھی۔ان دوسرا بیٹا دحمان درانی MBA کر کے اپنا بزنس کر رہے تھے بچے ابھی چھوٹے ہی تھے جب ان کی شہر اور گاؤں آنے جانے کی پریشانی کو سمجھتے ہوئے سبحان درانی نے خود ہی ان کو شہر رہنے کی اجازت دے دی۔ان کی بیگم صبا بھی شہر کی تھیں جو کے سبحان صاحب کے دوست کی بیٹی تھی. ان کے چار بچے تھے دو بیٹے دو بیٹیاں۔ بڑی بیٹی سارا میڈیکل کے آخری سال میں تھی آغا خان یونیورسٹی کی طلبہ تھی۔ بڑا بیٹا سعد جو کے منال سے 2 سال بڑا تھا آسٹریلیا میں انجینئرنگ کا سٹوڈنٹ تھا پھر ماہا فرسٹ ائیر اور حسن نائنتھ میں تھا۔بچے چھوٹے تھے تو آنا جانا لگا رہتا تھا پڑھائی میں مصروف ہو گئے تو آنا جانا بھی کم ہو گیا۔

سبحان صاحب کے انتقال کے بعد احسان صاحب کا بھی گاؤں میں دل نہ لگا اور بہن کے پاس آسٹریلیا چلے گئے۔آسیہ بیگم تو ان کو روکنا چاہتی تھیں مگر وہ چند سال کے لئے جانا چاہتے تھے تو ان کو جانے کی اجازت دے دی پانچ سال گزر گئے منال ضد کرتی کے بابا واپس آجائیں مگر وہ اس کو سمجھانے لگتے منال کو لگتا ماں کے علاوہ اس کا کوئی نہیں قیامت تو اس پر تب ٹوٹی جب آسیہ بیگم کے زہریلے کیڑے نے کاٹ لیا اور زہر پورے جسم میں

پھیلنے کی وجہ سے ان کا انتقال ہو گیا ہنسی مسکراتی ماں کو کھو کر منال گم سم ہی ہو گئ تھی وہ پہروں چپ چاپ بیٹھی رہتی یا خود سے باتیں کرتی رہتی ایسے میں احسان صاحب نے اسے رحمان صاحب کے ساتھ شہر جانے کو کہا تو اس نے انکار کر دیا ان کے بہت سمجھانے پر وہ نہ مانی تو انہوں نے کہا کہ وہ واپس آسٹریلیا جا رہے ہیں اور کچھ لیگل پیپرز سبمٹ کروا کو آپ جائیں گے مگر منال شہر تو آ گئ مگر سب سے ناراض تھی بس کبھی کبھی ماہا سے بات کر لیا کرتی تھی اس نے سوچ لیا تھا کے وہ بابا کی بھی کوئی بات نہیں مانے گی۔

منال کیا ہوا ہے فون کیوں نہیں اٹھا رہیں اس نے بابا کا نام سکرین پر دیکھا۔ ماہا پلیز کال اٹینڈ کو اور بابا سے کہنا منال سو گئ ہے۔ ماہا نے غصے سے اسے دیکھا یہ ٹھیک نہیں ہے منال تایا ابو پریشان ہیں تمھارے لیے۔ کوئی پریشان نہیں ہیں اگر ہوتے تو نہ جاتے مجھے چھوڑ کر۔ ماہا نے افسوس سے اسے دیکھ کر کال اٹینڈ کی اسلام علیکم تایا ابو وہ منال سو گئی ہے میں نے آپ کا نمبر دیکھ کر کال اٹینڈ کر لی۔ جی تایا ابو میں کہہ دوں گی۔

ماہا نے فون بند کر دیا اس سے پہلے کے وہ پھر شروع ہوتی منال آنکھیں بند کر لیں۔ وقت گزرتا رہا مگر منال کس طرح بھی آگے پڑھنے کے لئے تیار نہیں تھی۔ سارا چھٹیوں میں آئی اس نے بھی سمجھایا پھپھو نے کال کی چاچو تو روز ہی کرتے مگر منال کسی طرح نہیں

مانی۔احسان صاحب الگ پریشان تھے منال نے آسٹریلیا آنے کے بعد ایک بار بھی بات نہیں کی تھی۔ان کا کام بھی نہیں ہو پا رہا تھا کہ وہ پاکستان چلے جائیں اس سب سے ان کو ہارٹ اٹیک ہوا سعد جو ہر وقت ان کے ساتھ تھا اس کو منال پر بہت غصہ آتا اس کا دل کرتا اس کے دو لگائے جو پردیس میں بیٹھے باپ کو پریشان کر رہی تھی۔تایا ابو کے گھر آتے ہی اس نے پاکستان کی فلائٹ لی۔سعد تم سمجھا لو گے نہ منال کو انہوں نے آس سے بھتیجے کو دیکھا۔جی تایا ابو آپ پریشان نہ ہوں سب ٹھیک ہو جائے گا۔اس نے پاکستان میں کیسی کو بھی ان کے ہارٹ اٹیک کا نہیں بتایا تھا۔پھر وہ پاکستان آ گیا۔

ہیلو ایوری ون ناشتے کی ٹیبل پر سعد نے آتے ہی سب کو سلام کیا ماہا دوڑتے ہوئے بھائی کے گلے لگ گئی۔اے موٹی گرانا ہے مجھے اس نے پیار سے اس کے بال کھینچ کر کہا۔وہ خفا ہو کر دور ہوئی اس نے پیار سے بہن کا سر چوما۔بابا اور ماما سے ملا اتنے میں حسن بھی آ گیا کیا سرپرائز دیا ہے بیگ بی اس نے بھائی کو گلے لگایا۔کیسے ہو چھوٹے۔بالکل آپ جیسا اس نے بھائی کو پیار سے دیکھا۔آ جاؤ دونوں بھائی ناشتے کے لیے میں تو کچھ سپیشل بھی نہیں بنایا بتا تو دیتے۔کوئی بات نہیں میرے لیے آپ کے ہاتھ کا بنا سب سپیشل ہی ہوتا ہے۔اس نے ماں کو ساتھ لگایا۔اچھا میں فریش ہو کر آتا ہوں۔اس نے بیگیز اٹھائے۔ماہا کے کمرے کے

ساتھ تیسرا کمرا اسعد کا تھا۔اس کا دل کیا کہ اس بگڑی ہوئی صاحب ذادی کو دیکھے مگر وہ اپنے آپ کو روکتا آگے بڑھ گیا۔شاور لے نیچے آیا تو ماہا کے کمرے کا دروازہ ابھی بھی بند تھا ۔اس نے ناگواری سے اسے سوچا ناشتے کی ٹیبل پر آگیا۔صبا بیگم نے اتنی دیر میں خاصا اہتمام کر لیا تھا۔ماما وہ ہماری مہمان کیوں غیر حاضر ہے۔وہ مہمان نہیں ہے بھائی اس کا اپنا گھر ہے ماہا بولی۔ حسن نے بھی اس کی ہاں میں ہاں ملائی۔کیا بات ہے بھئی کافی دوستی ہے ۔جی کیوں کے وہ بہت اچھی ہے ماہا نے کہا۔اچھا مگر مجھے تو بہت بد تمیز اور خود پسند لگتی ہے تایا ابو سے ایک بار بھی بات نہیں کی۔بری بات ہے بیٹا ایسے نہیں کہتے صبا بیگم نے گھورا۔اچھا وہ ہے کہاں ہم بھی ملاقات کا شرف حاصل کریں۔اس نے ناشتے سے انصاف کرتے ہوئے کہا۔پتا نہیں آج کہہ رہی تھی بھوک نہیں ہے میں نے بھی زیادہ اصرار نہیں کیا کچھ اپ سیٹ ہے۔ناشتہ ختم کر کے وہ ٹی وی لاونچ میں آ گئے۔ان دونوں کا بھائی کی وجہ سے سکول۔کالج جانے کا کوئی ارادہ نہیں تھا۔رحمان صاحب اور بیگم بھی بچوں کے پاس آ گئے تھے جہاں ان کا سارا اسے ملنے جانے کا پلان بن رہا تھا۔اتنے میں منال نے ٹی وی لاونچ میں قدم رکھا۔چاچو وہ سیدھی رحمان صاحب سے مخاطب ہوئی جیسے اور کوئی کمرے میں موجود ہی نہ ہو۔جی بیٹا آؤ بیٹھو انہوں نے اپنے پاس اس کے لیے جگہ بنائی اب وہ سعد کے

بالکل سامنے تھی اس نے اس دھان پان سی لڑکی کو سر سے پاؤں تک دیکھا اس کی سوچ کے برعکس وہ بہت معصوم سی لگی اسے اس کی نظریں جھکی تھیں اور ہاتھوں کی انگلیوں کو وہ مڑوڑ رہی تھی جیسے بہت مشکل میں ہے۔

چاچو وہ میں کالج جانا چاہتی ہوں۔آواز بہت مدھم تھی مگر خاموشی ہونے کی وجہ سے سب نے سن لی تھی۔یہ تو بہت اچھا ہے کہ آپ کالج میں ایڈمیشن لینا چاہتی ہو۔ایسا نہیں ہے چاچو میں گاؤں جانا چاہتی ہوں اپنے پرانے کالج۔میرا رزلٹ آگیا ہے میں نے بورڈ میں ٹاپ کیا ہے میرے ٹیچرز مجھ سے ملنا چاہتے ہیں۔میں نے تو بہت منع کیا ہے مگر وہ نہیں مان رہے۔وہ اپنے بورڈ ٹاپ کرنے کا ایسے بتا رہی تھی جیسے فیل ہو گئی ہے۔ماہا اور حسن نے زور سے نعرہ لگایا ہمیں پتا تھا ڈیئر تم ٹاپ کرو گی اور مستقبل کی کامیاب ڈاکٹر بنوں گی۔ایسا کچھ نہیں ہے میں آگے پڑھنا نہیں چاہتی وہ ابھی بھی اپنی بات پر قائم تھی۔آپ آگے پڑھنا کیوں نہیں چاہتی؟سعد جو ابھی تک خاموش تھا بولے بغیر نہیں رہ سکا۔اس نے ایک لمحے کے لیے پلکوں کو اٹھایا سعد کو لگا جیسے وہ رو رہی ہے شاید اس ہی وجہ سے وہ نظریں نہیں اٹھا رہی تھی۔میں نے آپ سے کچھ پوچھا ہے منال اس کی خاموشی پر سعد کا لہجہ سخت ہوا۔رحمان صاحب کے اشارے کو ان دیکھا کرتے اب وہ منال کے سامنے تھا۔میں آپ

کو جواب دینا ضروری نہیں سمجھتی۔ درست کہا آپ جواب نہ دے کر دوسروں کو پریشان کرنا ضروری سمجھتی ہیں وہ دوبدو ہوا۔ آپ ہوتے کون ہیں مجھ سے یہ سب کہنے والے وہ بھی تلخ ہوئی۔ وہ تو آپ کو عادت ہو گئی ہے کیونکہ کہ جو آپ کے لگتے ہیں ان کو کون سا آپ جواب دیتی ہیں. چاچو کیا آپ مجھے گاؤں لے جائیں گے۔ اس نے سعد کو اگنور کیا۔ بیٹا آپ بیٹھو تو ہم بات کرتے ہیں مگر وہ ہنوز کھڑی رہی۔ بیٹا آج تو نہیں کل لے جاؤں گا۔ وہ جواب سنتے ہی چلی گئی تھی۔ سعد آپ کو منال سے ایسے بات نہیں کرنی چاہیے تھی. ۔ بابا آپ جانتے نہیں تایا ابو کتنے پریشان ہیں ان محترمہ کی وجہ سے اسے پھر سے منال پر غصہ آیا۔ بیٹا وہ چھوٹی ہے اس نے ابھی ماں کو کھویا ہے سنبھال لے گی خود کو بھائی صاحب وقت دیں اس کو تھوڑا سا۔ ماں کو کھو دیا ہے اب کیا باپ کو بھی کھونا چاہتی ہے۔ وہ دل میں سوچ کر رہ گیا۔ یہ تھی منال درانی سے اس کی پہلی ملاقات پھر اسی شام وہ پھر سے اس کے سامنے تھا۔ ماہا اور حسن سعد کے ساتھ گھومنے جا رہے تھے اور وہ منال کو بھی ساتھ لے جانا چاہتے تھے مگر محترمہ نخرے دیکھا رہی تھیں بھائی اور بہن کو اداس دیکھ کر وہ پھر منال کے سامنے تھا۔ وہ گھٹنوں میں سر دے کر شاید ابھی بھی رو رہی تھی ویسے آپ اتنی مظلوم کیوں بنی رہتی ہیں سعد کی آواز پر اس نے سر اٹھایا اور بستر سے آٹھ کر

واش روم میں جانے لگی۔ سعد کا دماغ خراب ہو وہ منال کے سامنے آکر روکھی آواز میں بولا پانچ منٹ ہیں آپ کے پاس منہ دھو کر نیچے آجائیں ورنہ اگلے پانچ منٹ میں آپ کو اکیلے گاؤں والی حویلی چھوڑ آؤں گا۔ منال نے سراسیمگی سے اسے دیکھا۔ سمجھ آگئی ہے 5 منٹ مطلب 5 منٹ۔ منال کے واش روم جاتے ہی اس نے خود کو کمپوز کیا اور نیچے آگیا ۔کیا ہوا بھائی نہیں آئی دونوں بولے۔ ایسا ممکن ہے کہ سعد درانی کو کوئی لڑکی انکار کر دے اس نے فرضی کالر جھاڑے۔ پانچ منٹ بعد جب منال نیچے نہیں آئی تو اس نے ماہا سے کہا دیکھ کر آئے۔ ماہا نے اندر داخل ہوتے ہی بھائی کو چیخ کر آواز دی صبا بیگم بھی پریشان ہو کر اوپر آگئی منال دروازے کے سامنے بے ہوش پڑی تھی سعد نے اس دھان پان سی گڑیا کو بستر پر لیٹایا۔ آسٹریلیا میں رہنے کے باوجود اس کی کوئی گرل فرینڈ نہیں تھی یہ پہلی لڑکی تھی جو اس کی باہوں میں اس کے اتنا قریب تھی اسے تو اس وقت اپنے دل کے بھی قریب لگی۔ اس نے تو غصے میں کہہ دیا تھا ایسا کرنے کا کوئی ارادہ نہیں تھا۔ اس کی حالت دیکھ کر اسے خود پر افسوس ہوا۔ اسے کیا ہوا ہے ماہا۔ ماہا نے بھائی کو دیکھا جو اشارے سے اسے منا کر رہا تھا۔ ماہا بھائی کو گھورتے ہوئے بولی پتا نہیں ماما میں کمرے میں آئی تو وہ بے ہوش تھی۔ حسن ڈاکٹر کو لے کر اندر داخل ہوا جو منال کو بے ہوش دیکھتے ہی چلا گیا تھا۔ ڈاکٹر

صاحب کیا ہوا ہے اس کو رحمان صاحب پریشانی میں داخل ہوئے۔ پریشان نہیں ہوں کمزوری کی وجہ سے ایسا ہوا ہے آج کل کے بچے کچھ کھاتے تو ہیں نہیں۔ تھوڑی دیر میں ہوش آجائے گا تو کچھ کھلا دیں ان کو۔ منال کو ہوش آیا تو سب کمرے میں موجود تھے۔ صبا بیگم نے ماہا سے سوپ لانے کو کہا اور منال کو پیار کیا۔ کیسی طبیعت ہے میری بیٹی کی۔ منال نے سر ہلا کر کہا ٹھیک ہوں چچی جان. بس رزلٹ آنے کی وجہ سے ماما بہت یاد آرہیں تھیں۔ سعد والی بات اس نے نہیں بتائی تھی۔ بیٹا میں بھی تو آپ کی ماما جیسی ہوں نہ میری بیٹی کو جب بھی ماما یاد آئیں میرے پاس آجایا کرو آئندہ ایسے پریشان نہیں ہونا انہوں نے اسے گلے لگایا۔ منال کی سعد پر نظر پڑی جو ہلکا سا مسکرایا منال نے فوراً نظریں جھکا لیں۔ سعد لاونج میں آیا تو منال بابا کے پاس بیٹھ کر باتیں کر رہی تھی۔ اسلام علیکم بابا۔ ہیلو کزن اس دونوں کو مخاطب کیا۔ صبا بیگم نے سعد کو جوس دیا۔ بابا کیسا رہا گاؤں کا سفر ؟ بھی ہماری بیٹی تو ہمراہ فخر ہے انہوں نے منال کو ساتھ لگایا میرا دل کہتا ہے کہ آپ پڑھو گی تو پاکستان کا قیمتی سرمایہ ہوں گی،۔ مگر چاچو میرا دل نہیں کرتا اب وہ سر جھکا کر بولی۔ تو پھر گھرداری اور بچے سنبھالنے کو دل کرتا ہے۔ سعد نے جوس کا سیپ لیا۔ رحمان صاحب نے بیٹے کو گھورا اور صبا بیگم کا دل کیا سعد کو غائب کر دیں۔ مگر وہ سعد ہی کیا جو چپ ہو جائے۔ ہاں تو

بابا جب یہ پڑھنا نہیں چاہتی تو شادی کردیں۔ میں کرتا ہوں تایا ابو سے کہ بیٹی بڑی ہوگئی ہے اب شادی کر دیں۔ ماں، باپ کے گھورنے پر بھی زبان چل رہی تھی۔ اس نے بے بسی سے اسے دیکھا جو اشارے سے اپنے مشورے پر داد طلب کر رہا تھا۔ منال جانے لگی تو اس نے آواز لگائی ڈیئر کزن مشورہ پسند آئے تو بتانا ضرور۔ صبا بیگم کا دل کیا ایک لگا دیں اپنے ہونہار بیٹے کو۔ سعد یہ کیا حرکت کی آپ نے رحمان صاحب نے بیٹے کو گھورا۔ ہاں تو بابا جب وہ پڑھنا نہیں چاہتی تو آپ اور تایا ابو کیوں زور دے رہے ہیں۔ شادی کر دیں اور اپنا فرض ادا کریں۔ اچھا تو ہم اپنی اتنی پیاری گڑیا کی شادی کس سے کریں یہ بھی بتادیں برخوردار انہوں نے مسکرا کر بیٹے کو دیکھا۔ صبا بیگم حیران ہو کر دونوں کو دیکھ رہی تھیں۔ سعد کھل کر مسکرایا مگر باپ کو جواب نہیں دیا۔ ہاں تو صاحبزادے کیا خیال ہے پھر منال کو اپنے گھر میں ہی نہ رکھ لیں شادی کا مشورہ آپ کا ہے تو کر بھی آپ لیں۔ سعد نے باپ کے جواب پر قہقہہ لگایا۔ صبا بیگم نے خوشگواری سے بیٹے کو دیکھا اور اس کے پاس آگئیں۔ سچ میں مجھے تو منال بہت پسند ہے بات کریں پھر بھائی صاحب سے انہوں نے سعد کے گال پر ہاتھ رکھ کر پوچھا۔ اب آپ دونوں اتنا کہہ رہے ہیں تو کر لیتا ہوں وہ ماں کی گود میں سر رکھ کر بولا صبا بیگم نے جھک کر اس کی پیشانی چومی۔ ماما میں اور منال حسن کے

ساتھ سامنے پارک میں جارہے ہیں۔ماہا کے کہنے پر اس نے آنکھیں کھول کر حجاب میں ڈھکے اس کے سر کو دیکھا نام ساتھ لگتے ہی خواہشات نے سر ابھارا وہ اپنی سوچ پر مسکرایا رحمان صاحب نے بیٹے کو مسکراتے دیکھ کر کہا سعد بھائی صاحب کو کال ملا کر دو۔

سعد نے تابعداری سے نمبر ملا کر لائوڈ اون کیا۔اسلام علیکم تایا ابو کیسے ہیں آپ۔میں ٹھیک ہوں میری جان آپ تو بھول گئے بوڑھے تایا کو وہاں جا کر انہوں نے اتنے دن بعد کال کرنے پر شکوہ کیا۔وہ شرمندہ ہوا اور سنائیں ڈاکٹر کے پاس جاتے ہیں روٹین چیک اپ کے لیے؟ تم چھوڑو یہ بتاؤ منال کیسی ہے؟ بہت اکڑو ہے میرے سے تو بات بھی نہیں کرتی ویسے یہ کس پر گئی ہے؟ سعد پھر شروع تھا رحمان صاحب نے فون اچکا اسلام علیکم بھائی صاحب کیسے ہیں آپ؟ الحمدللہ آپ سب ٹھیک ہو منال کیسی ہے ابھی تک ناراض ہے؟ نہیں بھائی آپ پریشان نہ ہوں وہ تو بہت اچھی بچی ہے اگر آپ مناسب سمجھیں تو اسے میری بیٹی بنادیں۔احسان صاحب نے تشکر سے چھوٹے بھائی کو دیکھا اور پوچھا کیا سعد بھی ایسا چاہتا ہے؟ یہ تو آپ خود پوچھ لیں سعد سے انہوں نے سعد کو فون دیا سعد مسکرایا تایا ابو اب آپ منال کے لیے پریشان ہونا چھوڑ دیں میں ہوں نہ اور پلیز آپ اس ماہ چھٹی اپلائی کریں میں منال سے کانووکیشن میں آسٹریلیا جانے سے پہلے نکاح کرنا چاہتا ہوں۔کوشش

کرتا ہوں سعد۔اور کال بند ہو گئی وہ پھر سے ماں کی گود میں سر رکھ کر لیٹ گیا۔صبا بیگم اس کے سر میں ہاتھ پھیرنے لگیں۔

منال کو نیند میں ایسا محسوس ہوا جیسے کیسی نے اس کی پیشانی چومی ہے اس نے ہاتھ بڑھا کر اس چہرے کو چھوا باپ کی ڈارھی پر ہاتھ آتے اس کی نیند ٹوٹی اس نے بے یقینی سے باپ کو پاس بیٹھے دیکھا بابا سچ میں آپ ہیں اس نے ڈارھی پر ہاتھ رکھ کر محسوس کیا۔میری جان کیسی ہے کب تک خفا رہنا ہے۔سارے خفگی تو باپ کو سامنے دیکھتے ہی ختم ہو گئی تھی ۔باپ کے ساتھ لگتے ہی وہ رونے لگی بس کرو مانو بابا ماما کو پتا تھا نہ منال ان کے بغیر نہیں رہ سکتی وہ مجھ سے بالکل پیار نہیں کرتی تھیں اس لیے مجھے چھوڑ کر چلی گئیں بس منال یہی اللہ کی مرضی تھی اور ہم سب اس کی رضا میں راضی ہیں۔دروازے سے ماہا نے آواز لگائی تایا ابو ناشتے کے لئے آجائیں۔آجاؤ ماہا میرا دل نہیں کر رہا بابا کے پاس سے اٹھنے کے لیے ۔کوئی نئی بات کرو تم تو پہلے ہی بہت سست ہو ماہا نے اسے چھیڑا۔بابا دیکھ لیں یہ چھوٹی ہے مجھ سے اور مجھے ڈانٹتی ہے اس نے معصومیت سے شکایت لگائی تایا ابو ان محترمہ کو پیار کی زبان سمجھ نہیں آتی ہے۔بابا اس نے باپ کو دیکھا ارے بھئی میری دونوں بیٹیاں بہت پیاری ہیں انہوں نے دونوں کو حصار میں لیا اور نیچے کی طرف بڑھے۔ناشتے کی ٹیبل پر

سب ان کا انتظار کر رہے ہیں۔دونوں نے سب کو سلام کیا سعد بالکل اس کے سامنے

تھا۔ویسے بابا آپ دونوں ڈئیر کزن پر کون سے ظلم کرتے ہیں جب دیکھو روتی پائی جاتی

ہیں۔سعد خاموشی سے ناشتہ کرو صبا بیگم نے ڈانٹا ارے بھابھی رہنے دیں بچے بولتے ہیں تو

زندگی کا احساس ہوتا ہے بھائی صاحب یہ وہاں بھی آپ سے ایسے ہی بات کرتا تھا۔ارے

نہیں وہاں تو تایا ابو بھی نہیں کہتا تھا سید حادرانی صاحب بلاتا تھا انہوں نے قہقہہ لگایا رحمان

صاحب نے بیٹے کو گھورا۔وہ سر کھجانے لگا۔اور ہماری بیٹی خوش ہے بابا کے آنے پر سعد

نے سر اٹھا کر منال کو دیکھا اس سے پہلے کوئی جواب دیتی سعد پھر بولا بابا دکھ اور خوشی میں

کچھ لوگوں کی شکل سیم ہی ہوتی ہے۔ماہا اور حسن کو ہنسی آئی مگر بابا مستقل سعد کو گھور رہے

تھے مگر ذرا جو اس پر اثر ہو جاتا۔ناشتہ کے بعد سب اپنے اپنے کاموں پر چلے گئے تو وہ منال

کو لے کر ٹی وی لاونج میں آ گئے اور میری بیٹی نے کیا سوچ ہے آگے کے لیے کچھ بھی نہیں

بابا مجھے لگتا ہے کہ ماما میری ہر کامیابی کے لیے دعا کرتی تھیں تو میں نمایاں کامیابی حاصل

کرتی تھی اب لگتا ہے بابا میں پاس نہیں ہو پاؤں گی اس نے باپ کے کندھے پر سر رکھ کر

باپ کو اپنے خوف بتائے۔ایسا نہیں ہے میری جان وہ اس دنیا میں بھی آپ کے لیے

پریشان ہوتی ہوں گی۔مانو میرے بچے زندگی کا کوئی بھروسہ نہیں ہے اگر آپ پڑھنا نہیں

چاہتی تو میں اپنا فرض ادا کرنا چاہوں گا آپ کی شادی کر کے سکون سے مرنا چاہتا ہوں بابا آپ کیسی باتیں کر رہے ہیں میں اب پھر سے خفا ہو جاؤں گی۔ منال وہ اور سنجیدہ ہوے آپ اکیلی حالات کا مقابلہ کرنے کے لیے بہت چھوٹی ہو میں آپ کو محفوظ ہاتھوں میں دینا چاہتا ہوں۔ یا تو آپ تعلیم مکمل کر کے اپنے پیروں پر کھڑی ہو جاؤ اور کچھ بن کر اپنے مستقبل کا فیصلہ کرو یا پھر مجھے اپنے لیے کوئی فیصلہ کرنے دو مجھے ایک دو دن تک سوچ کر بتائیں۔ منال نے باپ کے سنجیدہ چہرے کو دیکھا اور خاموشی سے اٹھ کر چلی گئی۔ سعد نے اندر آتے ہوئے تایا پر نظر ڈالی کیا ہوا ہے تایا ابو منال نے کچھ کیا ہے وہ پریشان ہوا۔ نہیں سعد میں نے منال کو دو آپشنز دیں ہیں یا تو تعلیم جاری رکھے یا میں ان کی شادی کر دیتا ہوں مگر سعد اس سب کے لیٔے منال بہت چھوٹی ہے ہمارے بہت سے خواب تھے منال کو لے کر اب اس کے ساتھ زیادتی ہو گی، آپ کو مجھ پر یقین ہے نادرانی صاحب انشاءاللہ سب ٹھیک ہو جائے گا۔ انہوں نے بھتیجے کا ماتھا چوما جو ہر بار ان کی ہمت بنتا تھا۔ مگ مشیت ایزدی تو کچھ اور ہی تھی اسی شام احسان صاحب لڑکھڑا کر گر گئے آب و ہوا کی تبدیلی سے ان کی نروز پر اثر ہوا تھا دو دن بعد وہ خطرے سے باہر تھے۔ منال کی اپنی حالت بہت بری تھی نہ کچھ کھا رہی تھی نہ وہ دو دن سے گھر گئی تھی بابا ہوش میں آتے ہی

اس سے ملنا چاہتے تھے اور ان کی خواہش کے احترام میں اب وہ منال احسان درانی سے مسز سعد درانی بن چکی تھی۔ڈاکٹر ان کو تھراپی کے لیے لے گئے تھے تو وہ کچھ دیر کے لیے لیٹ گئی۔سعد نے اندر آ کر اسے کمبل اڑایا اور خود بھی صوفے پر لیٹ گیا دو راتوں کے جاگنے کی وجہ سے دونوں ہی سو گئے تھے کچھ دیر بعد منال کے رونے سے اس کی آنکھ کھلی وہ شاید نیند میں رو رہی تھی۔وہ اٹھ کر منال کے پاس آیا کندھے پر ہاتھ رکھ کر آواز لگائی منال کیا ہوا ہے منال نے آنسو بھری آنکھوں سے اسے دیکھا وہ بابا۔بابا ٹھیک ہیں منال بالکل ٹھیک ہیں اس نے اسے یقین دلایا۔آپ سچ کہ رہے ہیں نا وہ اٹھ کر بیٹھ گئی ۔ہوں۔اس نے منال کو ساتھ لگا کر تسلی دی مگر وہ تو زور شور سے رونے لگی۔تایا ابو ٹھیک ہیں منال اور پلیز میں پہلے ہی ایک پیشنٹ ڈیل کر رہا ہوں ایسے ہی روتی رہیں تو آپ بے ہوش ہو جائیں گی یار کچھ میرا خیال کر لو۔وہ فوراً اس سے دور ہوئی نکاح کے بعد وہ اب آمنے سامنے تھے سعد نے اس کے گلابی چہرے کو دلچسپی سے دیکھا جواب اس سے دور ہو کر انگلیاں چٹخا رہی تھی سعد نے اس ہاتھ پر ہاتھ رکھ کر اسے منع کیا اور کمرے سے باہر چلا گیا،واپس آیا تو منال کے لئے مینگو شیک کے ساتھ سینڈوچ اور اپنے لیے چائے لایا تھا وہ سب صوفے پر تھی بستر کی چادر اور کمبل تہہ کر دیا گیا تھا اس نے خاموشی سے ٹیبل سامنے

رکھ کر اپنا اور منال کا ناشتہ رکھا۔اس نے خاموشی سے شیک اٹھالیا سعد کچھ دیر خاموشی سے دیکھتا رہا۔ سینڈوچ اس کے آگے کئے یہ میں کھانے کے لیے ہی لایا ہوں۔اس نے ہاتھ بڑھایا اور چھوٹے چھوٹے بائٹس لینے لگی۔احسان صاحب کو ایک ہفتے بعد چھٹی ملی تو آسٹریلیا واپس جانا تھا۔وہ رات میں ان کے پاس بیٹھ کر بس ایک ہی ضد کر رہی تھی کہ اس کو ساتھ لے کر جائیں یا پھر نہ جائیں۔سعد کمرے میں داخل ہوا منال کیوں تنگ کر رہی ہو تایا ابو کو اس کا لہجہ سخت ہوا۔آپ کو کیا مسئلہ ہے میں بابا سے بات کر رہی ہوں اور آپ کون ہوتے ہیں مجھ سے ایسے بات کرنے والے وہ بد تمیزی سے بولی۔مانو ایسے نہیں کہتے انہوں نے منال کو سرزنش کی۔وہ بابا سے خفا ہو کر کمرے سے باہر نکل گئی۔سعد کمرے میں آیا تو حسب معمول رو رہی تھی اسے تکلیف تو ہوئی مگر اتنا تو وہ سمجھ گیا تھا کہ آرام سے نہیں ماننے والی وہ اس کے پاس بیٹھ گیا۔آپ کیوں آئے ہیں یہاں۔یہ بتانے کہ میں کون ہوتا ہوں وہ اس کے تھوڑے پاس ہوا منال بستر سے اٹھ کر جانا چاہتی تھی اس نے ہاتھ پکڑ کر واپس بیٹھایا۔منال آپ کے بابا کل چلے جائیں گے اور وہ چاہتے ہیں کہ آپ تعلیم مکمل کرو مگر آپ کا کوئی ارادہ لگتا نہیں ہے پڑھنے کا تو میں ان کے جانے سے پہلے رخصتی کروانا چاہتا ہوں آپ گھرداری سنبھالنے اور بچے پالنے کی تیاری کریں۔منال نے اس کے ہاتھ

سے اپنا ہاتھ کھینچ لیا اور دور ہوئی سعد کا دل کیا وہ روز سے قہقہہ لگائے منال کی شکل دیکھ کر اسے بے ساختہ ہنسی آ رہی تھی تایا ابو صحیح کہہ رہے تھے کچھ باتیں سمجھنے کے لیے وہ بہت چھوٹی تھی۔ وہ سعد کی طرف دیکھنے سے گریز کر رہی تھی وہ اٹھ کر اس کے سامنے آیا دیکھیں منال کل صبح 10 بجے تایا ابو چلے جائیں گے تو آپ مجھے 9:55 تک بتا دینا آپ کے کمرے سے اپنے کمرے تک لے جانے میں 5 منٹ تو لگیں گے آپ سمجھ رہی ہیں نہ اس نے منال کا خون خشک کیا اس کی باتوں سے لال پیلی ہوتی منال کو اس کا دل کر رہا تھا گلے سے لگا لے لیکن ابھی وہ اسے اپنے جذبات سے آگاہی دے کر پریشان نہیں کرنا چاہتا تھا نہ ہی اپنا آپ اس پر مسلط کرنا چاہتا تھا۔ ہوں تو پھر بتائیے گا اپنا فیصلہ وہ اس کے چہرے پر آئی بالوں کی لٹ کو کان کے پیچھے کرتا کمرے سے نکل آیا۔ منال نے کب سے روکا اپنا سانس بحال کیا اور اپنے شرم سے لال ہوتے چہرے پر ہاتھ پھیرا یہ مجھ سے کیسی باتیں کرتے ہیں مجھے نہیں جانا ان کے کمرے میں یہاں آ کر میری جان جلا دی ہے اپنے کمرے میں تو مار ہی ڈالیں گے وہ خود سے بولی پھر فیصلہ تو ہو گیا تھا اس نے بابا کو رات ہی میں شادی کے لیے منع کر دیا تھا کہ وہ تعلیم مکمل کرنا چاہتی ہے۔ انہوں نے پیار سے سعد کو دیکھا جس کی وجہ سے یہ ممکن ہوا تھا اس نے تھوڑی دیر پہلے ہی تو ہنس ہنس کر ساری بات ان کو

بتائی تھی (سینسر کر کے) اگلی صبح وہ چلے گئے تھے۔ منال نے ہمیشہ کی طرح انٹری ٹیسٹ میں ٹاپ پوزیشن لی تھی کنگ ایڈورڈ میڈیکل کالج میں اس کا ایڈمیشن ہو گیا تھا۔ آج منال کا کالج میں پہلا دن تھا سعد کمرے میں آیا آف آپ کتنی ظالم ہیں بیگم اتنی مشکل پڑھائی کو چن لیا مجھ پر رحم نہیں آیا وہ آتے ہی شروع ہوا۔ منال اسکے جملوں پر گلال ہوئی وہ چاہتا تھا کہ وہ پہلے دن کا سوچ کر نروس ہو رہی ہے بس اسے سوچے وہ اس کی سوچوں پر تسلط حاصل کرنا چاہتا تھا۔ منال کو ساکت کھڑا دیکھ کر وہ اگے بڑھا وہ اس کی پیشانی پر اپنے لب رکھے۔ منال نے سر کو مزید جھکا لیا یہ اس کی پہلی پیش قدمی تھی جو نکاح کے بعد اس نے کی تھی۔ وہ اس کا ہاتھ تھام کر نیچے آیا۔ حسن اور ماہا نے گلے لگا کر اس کو وش کیا۔ چاچو نے سر چوما اور چاچی نے دعاؤں کے حصار میں دیا۔ منال سعد کے ساتھ بیٹھی تھی دل کی دھڑکن تو گویا نارمل ہو ہی نہیں رہی تھی۔ منال آپ کا موبائل کہاں ہے اس نے موبائل نکال کر سعد کی طرف بڑھایا۔ سعد نے اپنا نمبر سیو کیا۔ جب فری ہو جائیں تو کال کر دیجئے گا میں نے سعد کے نام سے نمبر سیو کر دیا ہے آپ ایڈیٹ کر کے جانو، ڈارلنگ، سویٹ ہرٹ، جبی، فلاں کے بابا جس مرضی سے سیو کر لینا وہ پھر شوخ ہوا منال فوراً دروازے سے باہر نکل گئی اس کی جلد بازی پر سعد نے قہقہہ لگایا۔

سعد کی کانووکیشن کی ڈیٹ اناؤنس ہو گئی تھی وہ جانے کی تیاری کر رہا تھا۔ منال کی شکل دیکھتے ہی کچھ ایسا کہتا کہ وہ چھپتی پھرتی۔ صبح سعد کی فلائٹ تھی وہ تینوں کو لے کر میکڈونلڈ آیا تھا آڈر پلیس کر کے حسن اور ماہا گیمز زون میں چلے گئے تھے۔ منال سعد کے سامنے بیٹھی نروس ہو رہی تھی۔ بہت ہمت کر کے اس نے سعد سے پوچھا کہ آپ واپس کب آئیں گے پوچھنا تو کچھ چاہ رہی تھی مگر منہ سے نکل گیا اور سعد کے فیشل ایکسپریشن دیکھتے ہوئے پوچھ کر پچھتائی کیوں بیگم آپ مجھے مس کریں گی؟ میری جان بس ایک بار کہہ دیں میں نہیں جاؤں گا۔ منال کے صحیح معنوں میں ہوش اڑے اس کے الفاظ پر۔ ویسے یار بہت ظالم ہو روک نہیں سکتی تو اظہار محبت ہی کر دو وہ شوخ ہوا۔ اچھا چلو میں ہی کہہ دیتا ہوں میں آپ کو بہت مس کروں گا آپ کو دیکھے بغیر رہنا بہت مشکل ہے اس لیے روز آپ کو ویڈیو کال کروں گا اور خبردار جو اٹینڈ نہیں کی۔ وہ مذاق میں ہی صحیح دل کی بات کہہ رہا تھا۔ اور پھر وہ چلا گیا منال جو آخر تک اس کے جانے پر نہ کہہ سکی کہ وہ اسے مس کرے گی اس کے جانے سے اداس ہو گئی تھی۔ حسن اور ماہا اس کو چھیڑتے تو وہ انہیں جھٹلا دیتی ۔ایسے میں وقت گزرنے کا پتہ ہی نہیں چلا اور اس کے پہلے سال کے امتحانات کی ڈیٹ آ گئی۔ امتحانات سے فارغ ہو کر وہ بہت اداس تھی ایسے میں بابا آ گئے وہ کچھ دن کے لیے بابا

کے ساتھ گاؤں آ گئی۔ بابا نے اسے بتایا کہ سعد نے وہاں جاب شروع کر دی ہے وہ بابا کی بات پر افسردہ تھی۔ سعد اس سے بات چیت کرتا تھا اور ہمیشہ ہی پوچھتا کہ وہ اسے یاد کرتی ہے اس کے جواب نہ دینے پر خاموش ہو کر کال بند کر دیتا۔ اس کے میڈیکل کے آخری سال کے امتحانات ہونے والے تھے سعد ایک بار بھی پاکستان نہیں آیا تھا اب تو ماہا بھی Bs Math کر رہی تھی حسن آسٹریلیا جانے کی تیاری کر رہا تھا ایسے میں سارا کی شادی کی تقریب آ گئی امتحانات کے بعد وہ فارغ تھی تو چچی جن کو وہ ماما کہتی تھی کے ساتھ بازار چلی جاتی سارا اور وہ بھی اکثر چلے جایا کرتے تھے۔ بس ماہا مارکیٹ جانے سے گریز کرتی اس کے مطابق خواتین فل ڈے مارکیٹ میں گزار سکتی ہیں وہ نہیں۔ ماما روز منال سے کہتی کہ وہ اپنی شاپنگ بھی کر لے مگر وہ بہت اداس تھی بہت دن سے مصروفیت کے باعث سعد سے بات بھی نہیں ہو پا رہی تھی اس نے سوچ لیا تھا کے وہ سعد کو بتائے گی کے وہ اس کو کتنا مس کرتی ہے اور یہ کہ وہ واپس آ جائے۔ سارا کی مہندی سے دو دن پہلے پھپھو کی فیملی بھی آ گئی تھی انہوں نے بتایا کہ سعد کو چھٹی نہیں مل رہی۔ سارا۔ ماہا اور منال سعد کے کمرے میں تھے۔ ان کے کمرے مہمانوں کو دے دیئے گئے تھے سعد کو اپنا روم شیر کرنا بالکل ناپسند تھا اس کا تو کمرا بھی ماں اور بہنوں میں سے ہی کوئی صاف کرتا تھا۔ اس کے

کمرے میں بسی اس کی خوشبو منال کو اور اداس کر دیتی۔آج سارا کی مہندی تھی ماما سارا کو لے کر پارلر گئی تھی انہوں نے تو منال سے بھی بہت کہا مگر وہ نہ مانی۔ماما اس کا ڈریس ابھی دے کر گئیں تھیں۔پنجابی سٹائل کا گولڈن اور گرین کرتا شرارے کے ساتھ کھسہ اور لمبے لمبے جھمکے پہن کر وہ زور شور سے رو رہی تھی جب تھک گئی تو واش روم میں جا کر منہ دھویا ایسے میں کمرے میں کوئی داخل ہوا اس نے بیڈ پر رکھے گولڈن گرین ڈوپٹے کو ہاتھ میں لے کر ادھر ادھر دیکھا اس سے پہلے کہ وہ کمرے سے باہر جاتا منال واش روم سے باہر آئی اور ڈریسنگ ٹیبل کے سامنے رک گئی اس نے چار سال بعد اس دشمن جان کو سامنے دیکھا تھا جواب ہتھیاروں سے لیس اس کا ضبط آزما رہی تھی وہ خاموشی سے چلتا اس کے پیچھے جا کھڑا ہوا منال نے شیشے میں اس کا عکس دیکھا مگر تیاری کرتی رہی اپنے گمان میں تو سعد ہر وقت اسے اپنے آس پاس محسوس ہوتا تھا۔سعد نے کندھے پر ہاتھ رکھ کر اس کو اپنی طرف گھمایا۔اس کی آنکھیں حیرانی سے واہوئیں اس نے ہاتھ بڑھا کر سعد کے بالوں کو چھوا۔سعد دلچسپی سے اس کی حرکات دیکھ رہا تھا وہ جو سوچ کر آیا تھا کہ اس سے بالکل بات نہیں کرے گا اس کے سامنے بھی نہیں جائے گا اس کو سامنے دیکھتے ہی سارے ارادے ٹوٹ گئے۔اس کے ہاتھ اب آہستہ آہستہ سعد کے بالوں سے اس کی پیشانی پر تھے

وہ شاید سعد کے ہونے کا یقین کر رہی تھی۔ گالوں پر آتے ہوئے اس کے ہاتھ کو تھام کر سعد نے لبوں سے لگایا وہ جیسے اس کے لمس سے ہوش میں آئی اس کے سینے سے لگ کر رونے لگی سعد کے چہرے پر خوش گوار مسکراہٹ آئی اس نے اسے اپنے بازوں کے گھیرے میں لیا۔اس کے بالوں پر لب رکھے۔ یار بیگم میرے آنے پر اتنی دکھی ہو تو واپس چلا جاتا ہوں۔ منال جھٹکے سے اس سے دور ہوئی اب میں نے یہ بھی اجازت نہیں دی کے آپ مجھ سے دور جائیں اس نے بازو سے پکڑ کر پھر سے قریب کیا۔ویسے مجھے نہیں معلوم تھا کہ آپ اتنی اداس ہوں گی ورنہ میں پہلے ہی آجاتا وہ جو اپنی بے خودی پر بلش ہو رہی تھی مزید گلابی ہوئی۔اچھا میری طرف دیکھیں تو صحیح اس نے مزید سر کو جھکایا۔ منال آپ مجھے مس کرتی تھیں اس کی آواز میں امید تھی اس بار اس نے اسکی کی امید کو نہیں توڑا اور سر کو ہاں میں ہلایا۔اچھا جاؤ ایسا نہ ہو کہ میں کچھ ایسا کر جاؤں جو آپ برداشت نہ کر سکا اس نے اسے خود سے دور کیا اور اس نے دروازے کی طرف دوڑ لگائی ابھی دروازے کے ہینڈل پر ہاتھ تھا کہ وہ پھر پکارا منال۔ وہ روکی اور سوالیہ نظروں سے اسے دیکھا۔ کیا میں ماما بابا سے کہ دوں کی میری منال اب گھرداری کرنا چاہتی ہے اور ہمارے بچے پالنا چاہتی ہے اتنے بولڈ سوال پر وہ ایک لمحے میں کمرے سے باہر تھی سعد کا قہقہہ اسے کے گرد گن گنایا تو

اسے بھی مسکرانے پر مجبور کر دیا۔اس نے جان لیا تھا کہ اس کے رب نے اسے کبھی اکیلا نہیں چھوڑا وہ اس کے لیے ہمیشہ مہربان رہا ہے۔

ختم شد

اپنے رب کی مہربانی سے الحمدللہ میں نے اپنا ناول مکمل کر لیا ہے امید کرتی ہوں آپ کو پسند آئے گا۔میری کاوش پر اپنی رائے کا اظہار ضرور کریں۔

Novel Hi Novel & Online Web Channel

السلامُ علیکم !

ناول ہی ناول" اور "آن لائن ویب چینل آپ کے لیے لایا ایک سنہری موقع

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنے قلم کی آواز کو لوگوں تک پہچانا چاہتے ہیں، تو اپنی لکھی گئی کوئی بھی تحریر (حمد، نعت، ناول، افسانہ، آرٹیکل، ریسیپی، نظم، غزل، اقوال) یا جو بھی آپ کے ذہن میں ہو اور آپ لکھنا چاہتے ہیں، ہم تک پہچائیں۔ ناول ہی ناول" اور "آن لائن ویب چینل بنے گا وہ سیڑھی جو آپ کو آپ کی پسندیدہ ویب سائیٹ تک پہنچانے کا ذریعہ بنے گا۔ اگر آپ اپنی تحریریں ناول ہی ناول" اور "آن لائن ویب چینل کی ویب سائیٹ میں دینا چاہتے ہیں تو رابطہ کریں۔ ناول ہی ناول" اور "آن لائن ویب چینل آپ کو آپ کے عین مطابق پلیٹ فارم مہیا کر رہا ہے تو جلدی سے قلم اٹھائیں اور لکھ ڈالیں جو آپ کے ذہن میں مرکوز ہے۔ شکریہ !

اپنی تحریریں ہمیں اس پتہ پر ارسال کریں۔

NovelHiNovel.Com & OnlineWebChannel.Com

NovelHiNovel & OWC Official

NovelHiNovel@Gmail.Com

OnlineWebChannel @Gmail.Com

03155734959

ختم شُد

اگلا ناول صرف ناول ہی ناول "اور" آن لائن ویب چینل پر

NovelHiNovel.Com

OnlineWebChannel.Com

Novel Hi Novel & Online Web Channel

السلام علیکم !

ناول ہی ناول" اور "آن لائن ویب چینل آپ کے لیے لایا ایک سنہری موقع

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنے قلم کی آواز کو لوگوں تک پہچانا چاہتے ہیں، تو اپنی لکھی گئی کوئی بھی تحریر (حمد، نعت، ناول، افسانہ، آرٹیکل، ریسیپی، نظم، غزل، اقوال) یا جو بھی آپ کے ذہن میں ہو اور آپ لکھنا چاہتے ہیں، ہم تک پہچائیں۔ ناول ہی ناول" اور "آن لائن ویب چینل بنے گا وہ سیڑھی جو آپ کو آپ کی پسندیدہ ویب سائیٹ تک پہنچانے کا ذریعہ بنے گا۔ اگر آپ اپنی تحریریں ناول ہی ناول" اور "آن لائن ویب چینل کی ویب سائیٹ میں دینا چاہتے ہیں تو رابطہ کریں۔ ناول ہی ناول" اور "آن لائن ویب چینل آپ کو آپ کے عین مطابق پلیٹ فارم مہیا کر رہا ہے تو جلدی سے قلم اٹھائیں اور لکھ ڈالیں جو آپ کے ذہن میں مرکوز ہے۔ شکریہ !

اپنی تحریریں ہمیں اس پتہ پر ارسال کریں۔

NovelHiNovel.Com & OnlineWebChannel.Com

NovelHiNovel & OWC Official

NovelHiNovel@Gmail.Com

OnlineWebChannel @Gmail.Com

03155734959